چودھویں پارے کے اہم مضامین

مفتی عتیق الرحمٰن

سورۃ الحجر

مکی سورت ہے۔ اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔ اس سورت کی دوسری آیت سے چودھواں پارہ شروع ہورہا ہے۔ اس مختصر سورت میں عقیدۂ اسلام کے تینوں بنیادی مضامین توحید و رسالت اور قیامت پر منفرد انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ پہلی آیت میں قرآن کریم کے عظیم اور واضح کتاب ہونے کا بیان ہے۔ چودھویں پارے کی ابتداء میں کہا گیا ہے کہ کافر اگرچہ آج مسلمان ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں مگر ایک وقت آنے والا ہے جب یہ تمنا کریں گے کہ کاش! یہ لوگ مسلمان ہوتے۔ لہٰذا آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں یہ کھاتے پیتے رہیں اور دنیا کے عارضی مفادات میں مگن رہیں اور امیدوں اور آرزوؤں کے دھوکے میں پڑے رہیں عنقریب انہیں دنیا کی بے ثباتی کا پتہ چل جائے گا۔ یہ لوگ حضور علیہ السلام کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس شخص پر قرآن اتارا گیا ہے وہ تو مجنون اور دیوانہ ہے۔ اگر یہ سچا رسول ہوتا تو ہر وقت فرشتوں کو اپنے ساتھ رکھتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم فرشتوں کو بھیجیں گے تو عذاب دے کر بھیجیں گے پھر ان لوگوں کو کسی قسم کی مہلت بھی نہیں مل سکے گی۔ اس قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ حضور علیہ السلام کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کافروں کی طرف سے مذاق اڑانے اور نشانیوں کا مطالبہ کرنے پر آپ دل گرفتہ نہ ہوں۔ رسالت کی ''وادی پُر خار'' ایسی

ہی ہے کہ پہلے بھی جتنے انبیاء آتے رہے ان کے ساتھ بھی استہزاء وتمسخر کیا گیا۔ مجرمین کا یہی وطیرہ رہا ہے۔ یہ ہٹ دھرم ہیں نشانی دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ اگر ہم آسمان کا دروازہ کھول کر انہیں اوپر چڑھنے کا موقع فراہم کردیں اور یہ لوگ ہماری نشانیوں اور مظاہر قدرت کا بچشم خود مشاہدہ بھی کرلیں تو یہ کہنے لگیں گے کہ ہماری نظر بندی کردی گئی ہے بلکہ ہم پر محمد علیہ السلام کا جادو چل گیا ہے۔ پھر قدرت خداوندی اور توحید باری تعالیٰ کے کائناتی شواہد پیش کرنے شروع کردیئے۔ ہم نے آسمان کو دیکھنے والوں کے لئے خوبصورت بنایا ہے اور اس میں چوکیاں قائم کرکے شیطانوں سے محفوظ بنادیا ہے اور اگر کوئی چوری چھپے سننے کی کوشش کرے تو ''شہاب مبین'' اس کا پیچھا کرتا ہے، زمین کو ہم نے پھیلا کر اس میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تاکہ یہ ڈانواں ڈول ہونے سے بچی رہے اور اس میں مناسب چیزیں ہم نے اگادی ہیں۔ تمہاری معیشت کا سامان ہم نے اس زمین کے اندر ہی رکھا ہے۔ ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس ہیں دنیا میں ہم ایک مقررہ اندازہ کے مطابق ہی اتارتے ہیں۔ بارآور کرنے والی ہوائیں ہم ہی چلاتے ہیں جس کے نتیجہ میں آسمان سے پانی برسا کر تمہیں سیراب کرتے ہیں۔ ہم نے تمہارے لئے پانی ذخیرہ کررکھا ہے تم اسے محفوظ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہو۔ زندگی اور موت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہم پہلوں اور پچھلوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں اور قیامت میں ان سب کو جمع کرلیں گے۔ پھر تخلیق جن وانس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: انسان کو بدبودار چکنی مٹی سے پیدا کیا جو خشک ہونے کے بعد ٹھن ٹھن بجنے لگتی ہے اور جنات کو تپتی ہوئی آگ سے تخلیق کیا۔ انسان کو پیدا کرکے مسجود ملائک بنایا۔ شیطان نے سجدہ سے انکار کیا تو اسے راندۂ درگاہ کردیا اور قیامت تک کے لئے لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا۔ شیطان نے

قیامت تک کے لئے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھالی مگر ہم نے بتادیا کہ مفاد پرست ہی تمہاری گمراہی کا شکار بنیں گے۔ مخلصین پر تمہارا زور نہیں چلے گا۔ وہ لوگ ہماری عالی شان صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں گے۔ پھر جنت و جہنم اور رحمت خداوندی کے تذکرہ کے بعد حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی بدکردار قوم اور اس کی ہلاکت کا تذکرہ فرمایا اور اس کے بعد قوم ثمود اور ان کی تباہ شدہ بستی ''حِجر'' کو درس عبرت کے لئے ذکر فرمایا۔ پھر عظمت قرآن اور خاص طور پر بار بار دہرائی جانے والی سورۂ فاتحہ کی سات آیتوں کا ذکر کیا۔ کافروں کے سامانِ تعیش کو للچائی ہوئی نظروں کے ساتھ نہ دیکھنے کی تلقین اور اپنے پیروکار مؤمنین کے لئے نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم دے کر فرمایا کہ آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اس پر ڈٹے رہئے اور کافروں کے استہزاء کی پرواہ نہ کیجئے ان کے لئے ہم ہی کافی ہیں انہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کی دل آزاری ہوتی ہے مگر آپ صبر سے کام لیتے ہوئے تسبیح وتحمید میں مشغول رہیں اور مرتے دم تک سجدہ ریز ہوکر اپنے رب کی عبادت میں لگے رہیں۔

سورة النحل

مکی سورت ہے، اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔ نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ اس سورت میں نحل کے محیر العقول طریقہ پر چھتہ بنانے اور شہد پیدا کرنے کی صلاحیت کا تذکرہ ہے۔ اس لئے پوری سورت کو اس کے نام سے موسوم کردیا گیا ہے۔ مشرکین کی طرف سے قیامت کے مطالبہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت آیا ہی چاہتی ہے۔ تمہیں جلدی کس بات کی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اپنا پیغام دے کر بھیج رہے ہیں کہ لوگوں کو ڈرائیں کہ میں ہی معبود ہوں

میرے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش نہ کریں۔ میں نے آسمان وزمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور انسان کو نطفہ سے تخلیق کیا پھر بھی وہ جھگڑالو بن گیا۔ انسان کی خوراک، اس کے منافع خاص طور پر سردیوں میں گرمائش کے حصول کے لئے جانور پیدا کئے۔ صبح وشام جب ان کے ریوڑوں کے ریوڑ چرنے کے لئے آتے اور جاتے ہیں تو کتنے خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ تمہارے بھاری سامان کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے میں کام آتے ہیں۔ گدھے، گھوڑے، خچر اسی نے تمہاری تمہاری سواری کے لئے پیدا کئے اور تمہارے لئے ایسی سواریاں (مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ) بھی مستقبل میں پیدا کرے گا جنہیں تم جانتے بھی نہیں ہو۔ پھر بارش اور اس کے اثرات سے انسانوں اور جانوروں کی سیرابی اور چراگاہوں کی آبادی، فصلوں، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل پھول کے ظاہر ہونے میں عقل استعمال کرکے غور وخوض کرنے اور نصیحت حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ سمندری دنیا کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ بحری جہازوں اور کشتیوں کی مدد سے پانی میں سفر کرنے اور سامان منتقل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے جبکہ اس سے تمہیں مچھلیوں کا تروتازہ گوشت اور زیورات بنانے کے لئے موتی اور جواہر بھی فراہم ہوتے ہیں۔ مظاہر قدرت کا مستقل تذکرہ جاری ہے اور اس سے خالقِ کائنات تک رسائی حاصل کرنے کی تعلیم ہے۔ انسان کی نفسیات میں احسان شناسی کا مادہ ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے احسانات وانعامات کا تذکرہ کرکے فرمارہے ہیں کہ ہماری نعمتیں بے حد وحساب ہیں اگر تم شمار کرنا بھی چاہو تو نہیں کرسکتے ہو۔ تمہیں چاہئے کہ خفیہ وعلانیہ ہر ڈھکی چھپی کا علم رکھنے والے رب کی خالقیت وعبودیت کا اقرار کرلو۔ تم سے پہلے لوگوں نے بھی سازشیں کرکے آسمانی تعلیمات کا انکار کیا تھا۔ ان پر ایسا عذاب مسلط کیا گیا جو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا اور ان کی

بستیاں چھتوں کے ساتھ تہس نہس کر کے رکھ دی گئیں۔ پھر ان لوگوں کو قیامت کی ذلت و رسوائی سے الگ واسطہ پڑے گا۔ وہاں ان کے شرکاء بھی کسی کام نہیں آئیں گے۔ ایسے ظالموں کو بدترین ٹھکانہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ جلنا پڑے گا۔ جبکہ نیکوکار اور متقی لوگوں کا بہترین ٹھکانہ جنت ہوگا، جس میں باغات اور نہریں ہوں گی اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہیں گے۔ مشرک لوگ اپنے جرائم کی ذمہ داری قبول کرنے کی بجائے اسے اللہ کی مشیت کا کرشمہ قرار دینا چاہتے ہیں۔ پہلی مجرم قومیں بھی ایسا ہی کرتی رہی ہیں حالانکہ ہمارے رسول ہر امت کو یہ تعلیم دیتے رہے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔ بعض لوگوں نے ہماری بات کو تسلیم کیا اور بعض نے انکار کیا تو ان پر ہمارا عذاب آ کر رہا۔ دنیا میں چل پھر کر ایسے جھوٹوں کے انجام سے تم عبرت حاصل کر سکتے ہو۔ یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم زندہ کر کے دکھائیں گے۔ مردوں کو زندہ کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے ہم ”کن فیکون“ کے ایک حکم سے تمام انسانوں کو زندہ کر دیں گے۔ اللہ کے نام پر ہجرت کرنے والوں کو بہتر ٹھکانہ فراہم کرنے کی نوید اور انہیں صبر و توکل کے ساتھ زندگی گزارنے کی تلقین ہے۔ انبیاء و رسل انسان ہوتے ہیں اور دلائل وشواہد کی روشنی میں توحید بیان کرتے ہیں۔ گناہوں کو دنیا میں پھیلانے کی سازشیں کرنے والے اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ یہ لوگ دائیں بائیں جھکنے اور بڑھنے والے سائے میں غور کر کے اس نتیجہ پر کیوں نہیں پہنچ جاتے کہ زمین و آسمان کی ہر مخلوق حتی کہ فرشتے بھی اللہ ہی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور کسی قسم کا تکبر نہیں کرتے۔ بلندیوں کے مالک اپنے رب کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اس کی حرف بہ حرف پابندی کرتے ہیں۔ بعض مشرکین

کے تصور کی نفی کی گئی ہے کہ پوری کائنات کو دو خدا چلا رہے ہیں۔ خیر کا خدا ''یزدان'' ہےاورشر کا خدا ''اہرمن'' ہےاوراسی سے یہ نظریہ بھی باطل قرار پاتا ہے کہ آسمانوں کا خدا ''احد'' ہےاورزمین کا خدا ''میم'' کے پردہ میں ''احمد'' ہے۔ پھر اللہ کے لئے اولاد کےعقیدہ کی دندان شکن انداز میں تردید کرتے ہوئےفرمایا کہ مشرکین کہتے ہیں کہ فرشتے چونکہ نظرنہیں آتے،عورتوں کی طرح چھپے رہتے ہیں اس لئے وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خودتو بیٹیوں کو پسندنہیں کرتے اگرکسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی جائےتو اس کے چہرہ پر مایوسی چھا جاتی ہے اور وہ منہ چھپائے پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں ذلت و رسوائی اٹھانے کے لئے بیٹی کی پرورش کروں یا اسے ''زندہ درگور'' کردوں؟ اس کے باوجود اللہ کے لئے بیٹیوں کا عقیدہ قائم کرکے تم نے بدترین فیصلہ کیا ہے۔ انسانوں کے جرائم اور مظالم اس قدر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر گرفت کرنے پر آجائیں تو کوئی جاندارزمین پر زندہ نہ بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے جرائم پر محاسبہ کے نظام کو قیامت کے دن تک مؤخر کیا ہوا ہے جسے ٹالانہیں جاسکتا۔ پھر اللہ نے کائناتی شواہد سے توحید ورسالت کے مزید دلائل پیش کرکے جانوروں کی مثال شروع کردی۔ چوپایوں میں تمہارے لئے عبرت کا سامان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ خون اورگوبر کے بیچ میں سے خالص مزیدار دودھ تمہیں پلاتے ہیں۔ شہد کی مکھی میں مظاہر قدرت کا مطالعہ کرکے دیکھو، اسے ہم نے پہاڑوں گھروں کی چھتوں اور درختوں پر چھتہ بنانے کا سلیقہ عطاء فرمایا ہے۔ پھر ہر قسم کے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر دور دراز کا سفر طے کرکے اپنے چھتہ تک پہنچنے کی سمجھ عطاء فرمائی پھر مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگوں اور ذائقوں کا شہد نکالا جو انسانوں کے مختلف امراض کے لئے شفاء اور صحت عطاء کرنے والا ہے۔ سوچ و بچار کرنے

والوں کے لئے اس میں دلائل موجود ہیں۔اللہ ہی تمہیں مارتے اور جلاتے ہیں اور تم میں سے بعض کو بڑھاپے کی عمر تک پہنچادیتے ہیں کہ اس کی یادداشت کمزور ہوجاتی ہے اور وہ معلومات رکھنے کے باوجود کچھ سمجھنے سے قاصر ہوجاتا ہے۔اللہ بڑے علم وقدرت والے ہیں۔اس کے بعد توحید کے مزید دلائل پیش کرنے کے بعد معبود حقیقی اور معبودان باطلہ کا فرق دو مثالوں سے سمجھایا ہے۔(۱)ایک غلام ہے جو اپنے جان و مال کے معاملے میں بالکل بے اختیار ہے مالک کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا۔دوسرا آزاد شخص ہے جو وسیع مال ودولت رکھتا ہے اور شب وروز فقراء ومساکین کی مدد کرتا ہے۔جس طرح ان دونوں افراد کو برابر سمجھنے والا عدل وانصاف کے تقاضوں کا خون کرنے والا ہے اسی طرح معبود حقیقی کے ساتھ بتوں کو شریک سمجھنے والا عقل وخرد سے عاری ہے۔(۲)ایک غلام گونگا، بہرا، کسی کام کا نہیں ہے۔اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے اور دوسرا معتدل طرز زندگی رکھنے والا اور معاشرہ میں خیر اور نیکی کو پھیلانے والا ہے۔کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ دلائل توحید اور روز قیامت کا تذکرہ جاری ہے۔قیامت کے دن مشرکین اپنے معبودوں سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عہد وفا باندھنے کی کوشش کریں گے مگر وقت گزر چکا ہوگا اور اللہ کے دین کے راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والے کافروں کو ان کے فساد پھیلانے کے جرم میں سزا پر سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔اس کے بعد قرآن کریم کے ہدایت ورحمت ہونے کا بیان ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور غریب پروری کی تعلیم دیتے ہیں اور ظلم وبے حیائی اور منکرات سے باز رہنے کی تلقین فرماتے ہیں۔اللہ کا عہد پورا کرو اور ایمان واعمال صالحہ کی نعمت سے سرفراز ہونے کے بعد اس کو چھوڑ کر کفر وارتداد کا راستہ اختیار کرنا ایسا ہے جیسے کوئی عورت روئی کاتنے کے بعد تیار ہونے والے

''سوت'' کو الجھا کر اپنی ساری محنت کو ضائع کر دے، مساوات مرد وزن کا ضابطہ کہ جسمانی ساخت کے پیش نظر فرائض وحقوق کے اختلاف کے باوجود ایمان و اعمال صالحہ کے نتیجہ میں پاکیزہ زندگی اور اجر وثواب کے حصول میں دونوں برابر ہیں۔ قرآن کریم کی حقانیت بیان کرتے ہوئے مشرکین کے اس لغو اعتراض کا جواب دیا کہ شام کے سفر میں عیسائی راہب سے ملاقات کے موقع پر اس سے یہ قرآن سیکھ کر محمد علیہ السلام ہمیں سناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی باتیں یقیناً آپ کی دل آزاری کا باعث بنتی ہیں، مگر موٹی عقل رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ عجمی راہب آپ کو عربی قرآن کی تعلیم کیسے دے سکتا ہے؟ پھر ہجرت و جہاد اور استقامت کا پیکر اہل ایمان کو مغفرت ورحمت کی بشارت سنائی ہے اور بتایا ہے کہ کسی شہر یا علاقہ پر اللہ کی نعمتوں اور رحمتوں سے امن وامان اور خوشحالی کا دور دورہ ہو تو اللہ اس وقت تک اس میں تبدیلی نہیں لاتے جب تک وہاں کے باشندے نافرمانی اور گناہوں پر نہ اتر آئیں۔ اس کے بعد محرمات کی مختصر فہرست کا اعادہ ہے اور اللہ کے حلال کردہ کو کھانے اور حرام کردہ سے گریز کرنے کا حکم ہے پھر ابراہیم علیہ السلام کے پسندیدہ طرز زندگی کو اپنانے کا حکم اور دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کرنے والوں کے لئے زرین ضوابط کا تذکرہ ہے کہ حکمت، موعظہ حسنہ اور سنجیدہ بحث ومباحثہ کی مدد سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا جائے۔ پھر انتقام اور بدلہ لینے کا قانون بتایا کہ اس میں مساوات پیش نظر رہے اور حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اللہ کی مدد اور توفیق سے دین اسلام پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کے ساتھ آخر میں خوشخبری سنادی کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اور احسان (اعلیٰ کردار) کے حاملین کی ہر قدم پر مدد ونصرت فرمایا کرتے ہیں۔